1. کب تک مرے مولا

شاؔذ تمکنت

پڑھیے، سوچیے اور جواب دیجیے۔

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہوجائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہوجائے
ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت
زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

اِن سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ ان اشعار میں شاعر کس سے مخاطب ہے؟
2۔ ان اشعار میں شاعر کیا کہہ رہا ہے؟
3۔ بچہ دنیا کا اندھیرا کس چیز سے دور کرنا چاہتا ہے؟
4۔ شاعر کہتا ہے کہ زندگی پروانے جیسی ہونی چاہیے۔ کیوں؟

مرکزی خیال

نظم ''کب تک مرے مولا'' میں شاعر خدا کے حضور اپنی بے بسی اور بے کسی کا اظہار کر رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ جلد میری دعائیں سن لے مجھ میں مزید صبر و برداشت کا حوصلہ نہیں ہے۔

ماخذ

یہ مناجات شاؔذ تمکنت کی کلیات ''کلیاتِ شاذ'' سے ماخوذ ہے۔

طلبا کے لیے ہدایت

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور ان کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

ایک حرفِ تمنا ہوں ، بڑی دیر سے چپ ہوں
کب تک مرے مولا؟

اے دل کے مکیں! دیکھ یہ دل ٹوٹ نہ جائے
کاسہ مرے ہاتھوں سے کہیں چھوٹ نہ جائے
میں آس کا بندہ ہوں، بڑی دیر سے چپ ہوں
کب تک مرے مولا؟

یہ اشک کہاں جائیں گے دامن مجھے دے دے
اے بادِ بہاری مرا گلشن مجھے دے دے
میں شاخ سے ٹوٹا ہوں ، بڑی دیر سے چپ ہوں
کب تک مرے مولا؟

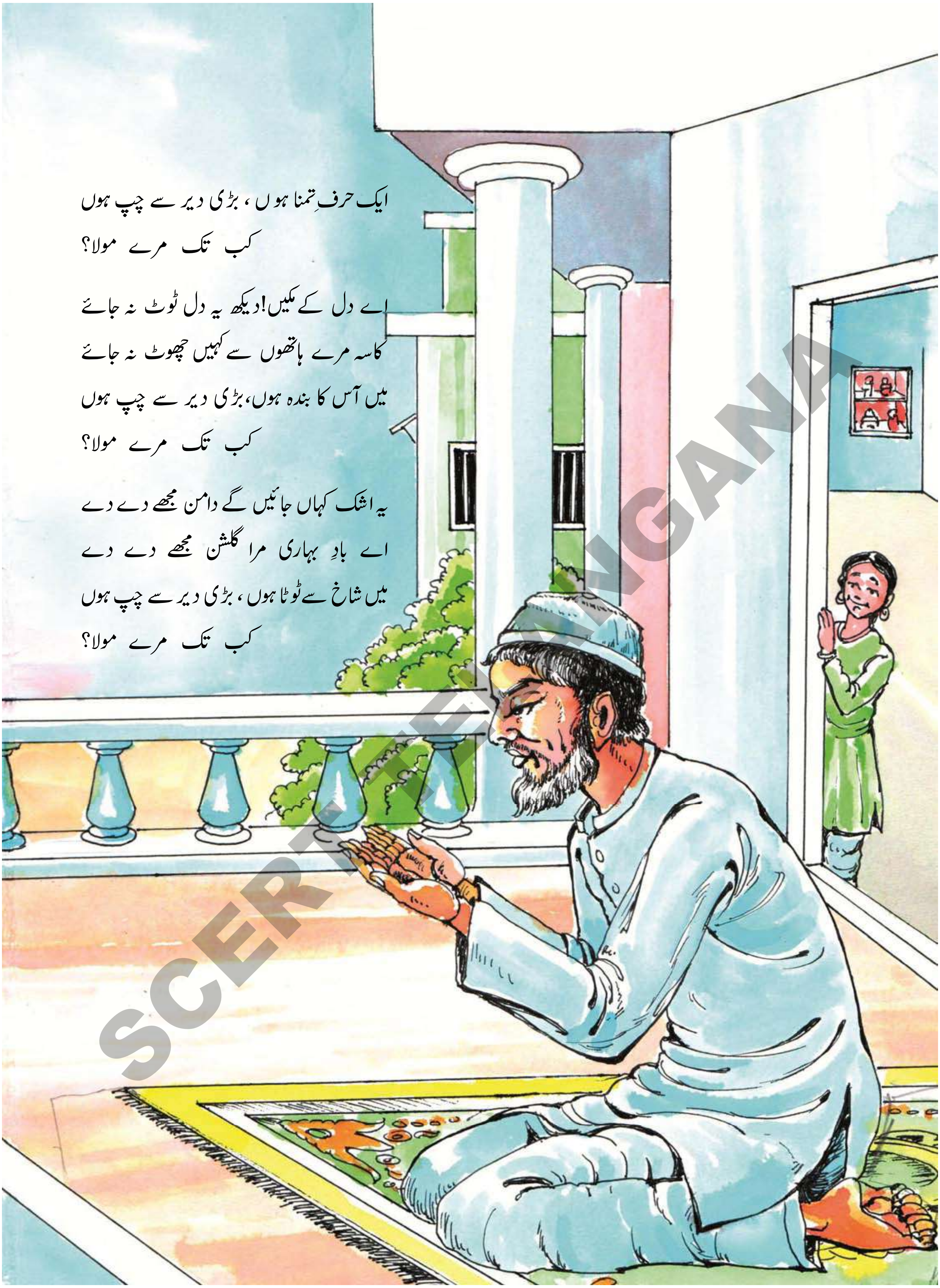

SCERT TELANGANA

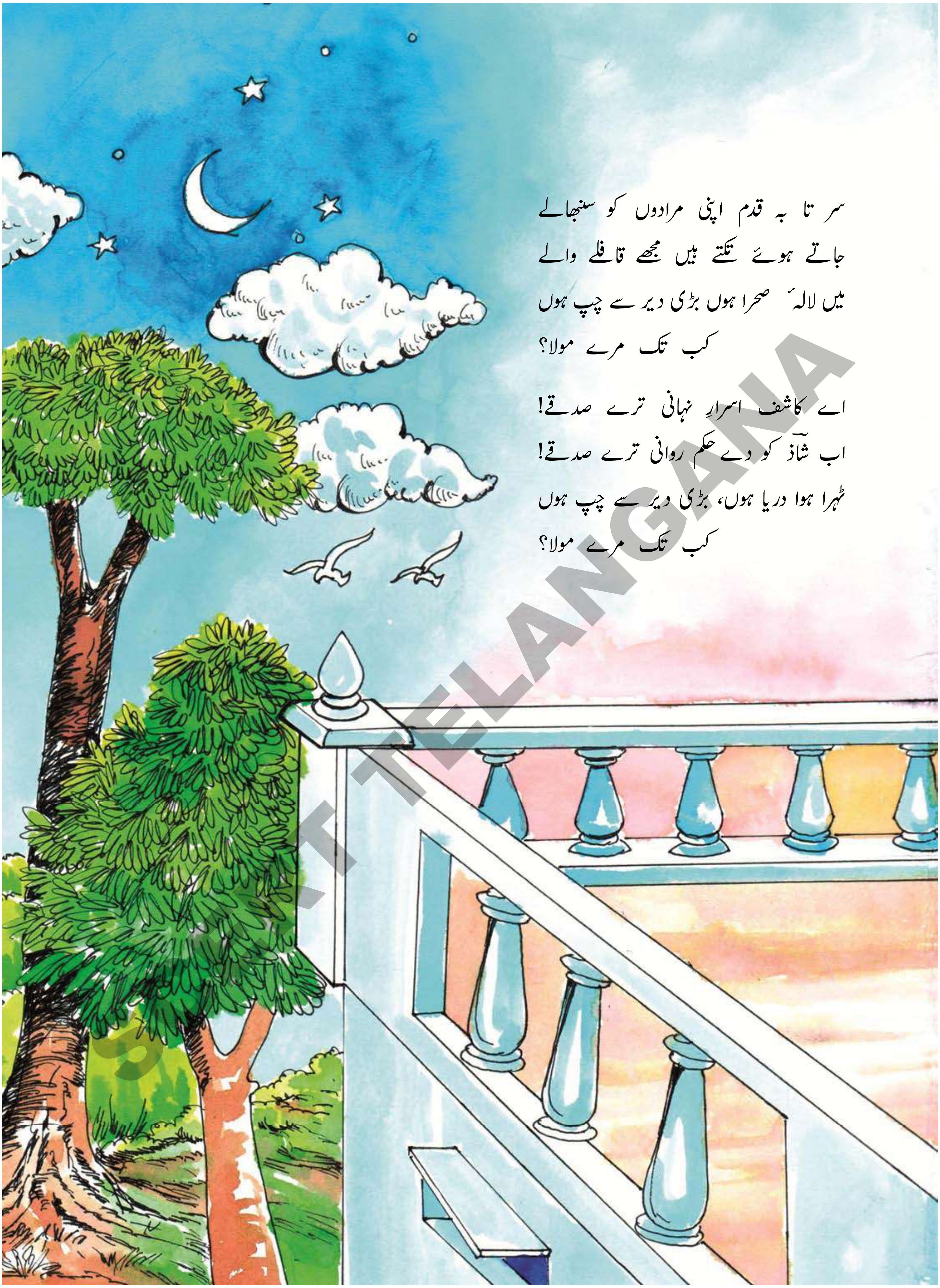

سر تا بہ قدم اپنی مرادوں کو سنبھالے
جاتے ہوئے تکتے ہیں مجھے قافلے والے
میں لالۂ صحرا ہوں بڑی دیر سے چپ ہوں
کب تک مرے مولا؟

اے کاشفِ اسرارِ نہانی ترے صدقے!
اب شاذؔ کو دے حکم روانی ترے صدقے!
ٹھہرا ہوا دریا ہوں، بڑی دیر سے چپ ہوں
کب تک مرے مولا؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 21-2020

صنف کی تعریف

مناجات کے لغوی معنیٰ ''دعا کرنا'' ہے۔ اصطلاح میں وہ نظم جس میں خدا کی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے بندہ اپنی حاجات کو عاجزی وانکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہے مناجات کہلاتی ہے۔

شاعر کا تعارف

نام سید مصلح الدین اور قلمی نام شاذ تمکنت ہے۔ اسی نام سے دنیائے ادب میں مشہور ہوئے۔ 31؍جنوری 1933ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ عثمانیہ یونیورسٹی سے ایم۔اے، پی ایچ ڈی کی تکمیل کی۔ انجمن عوامی مصنفین (حیدرآباد) سے وابستہ ہوئے۔ اپنے دور کے بڑے شاعروں جوشؔ اور فراقؔ سے متاثر تھے۔ نظم نگاری اور غزل گوئی میں اپنی شناخت بنالی۔ شاذؔ کی شاعری داخلی اور خارجی کیفیات کی آئینہ دار ہے۔ جن میں غم ذات اور غم کائنات کی شاعرانہ تفسیر ملتی ہے۔ انکے چار شعری مجموعے ''تراشیدہ''، ''بیاض شام''، ''نیم خواب'' اور ''دست فریاد'' شائع ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے کلام کا انتخاب ''ورق انتخاب'' کے نام سے 1981 میں شائع کیا۔ جو بہ یک وقت حیدرآباد و پاکستان سے شائع ہوا۔ ان کا انتقال 18؍اگست 1985ء کو حیدرآباد میں ہوا۔ شاذ صاحب کے انتقال کے بعد 2004 میں ''کلیات شاذ'' شائع ہوا۔ یہ مناجات ''کلیات شاذؔ'' سے ہی لی گئی ہے۔

خلاصہ

نظم ''کب تک مرے مولا'' میں شاعر خدا سے اپنی عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ میں خود ایک مجسم تمنا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں کب تک چپ رہوں؟ اور صبر کروں؟

اے میرے دل میں رہنے والے! برداشت کی شدت سے کہیں میرا دل ٹوٹ نہ جائے۔ میں تیرے در کا گدا ہوں۔ تیری عطا کا انتظار کرتے کرتے کہیں میرے ہاتھ سے کاسۂ گدائی نہ چھوٹ جائے۔ میری ساری امیدوں کا مرکز بس ''تو'' ہے۔ میں تو تجھ ہی سے آس لگائے بیٹھا ہوں۔ آخر کب تک منتظر رہوں؟ اب میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔

اے میرے مولا! میرے آنسوؤں کو اپنی رحمت کے دامن میں سمیٹ لے۔ اے بہاروں کو لوٹانے والے مایوسی کے ویرانوں سے نکال کر خوشیوں اور راحت کے گلشن میں پہنچا دے۔ میری حالت شاخ سے ٹوٹے ہوئے اس پتے کی طرح ہے جو ہواؤں کے تھپیڑوں کی زد پر ہوتا ہے۔ میں آخر کب تک بھٹکتا رہوں گا۔ مجھے جلدی سے سیدھی راہ پر جما دے۔

اے اللہ! میں سر سے پاؤں تک خواہشات میں ڈوبا ہوا ہوں۔ اور انہی کی تکمیل میں مگن ہوں۔ بے شمار لوگ یکے بعد دیگرے دنیا چھوڑ کر تیرے پاس لوٹ رہے ہیں۔ وہ حیرت زدہ ہیں کہ میں کیسا نادان ہوں کہ اپنی آخرت سنوارنے کے بجائے دنیا میں مگن ہوں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں کسی ریگستان کا کھلا ہوا پھول ہوں۔

SCERT TELANGANA

اے پوشیدہ رازوں پر سے پردہ ہٹانے والے! میں تجھ پر فدا ہوتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے خواہشات کی غلامی سے نکال دے اور اطاعت کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ! مجھ میں مزید قوت برداشت باقی نہیں رہی۔ اب تو میری مدد فرما۔ اور مجھے صراطِ مستقیم پر چلا دے۔

یہ کیجیے

I سمجھنا۔اظہارِ خیال کرنا

A اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

1۔ اپنے آپ کو شاعر نے حرف تمنا کہا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

2۔ شاعر نے اللہ تعالیٰ کو دل کا مکیں کیوں کہا ہے؟ تبصرہ کیجیے۔

3۔ ''کب تک مرے مولا'' اس مصرعے میں شاعر اپنی کس کیفیت کا اظہار کرتا ہے؟ بیان کیجیے۔

B پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔

(الف) نظم میں استعمال ہوئے قافیوں کی نشاندہی کر کے انہیں خط کشید کیجیے۔

(ب) ذیل میں دیئے گئے مصرعوں کا مطلب اپنے الفاظ میں بیان دیجیے۔

1. کاسہ مرے ہاتھوں سے کہیں چھوٹ نہ جائے

2. اب شاذ کو دے حکم روانی ترے صدقے!

3. جاتے ہوئے تکتے ہیں مجھے قافلے والے

4. اے بادِ بہاری مرا گلشن مجھے دے دے

(ج) ذیل کے اشعار پڑھ کر دیئے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کُشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتاب ہاشمی نورالھدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

رب سلّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
ساقیِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

سوالات

1۔ شاعر ہر جگہ کس کا ساتھ مانگ رہا ہے؟
2۔ پل صراط کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟
3۔ رب سلّم کہنے کا کیا مطلب ہے؟
4۔ شاعر نے حضور ﷺ کن کن القاب سے یاد کیا ہے؟
5۔ کس دن لوگوں کی زبانیں باہر ہوں گی؟ اور کیوں؟

(د) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ شاذؔ کے کلام کی خصوصیات کیا ہیں؟
2۔ اس مناجات میں اللہ تعالیٰ کو کن کن اوصاف سے یاد کیا گیا ہے؟
3۔ ''قافلے والے'' سے مراد کون لوگ ہیں؟
4۔ شاعر نے خود کو کن کن چیزوں سے تشبیہ دی ہے؟

II اظہار مافی الضمیر۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(الف) ذیل کے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

1۔ مشکلات میں ہم اللہ کا دامن کیوں تھامتے ہیں؟
2۔ بندوں کو اللہ ہی سے آس کیوں لگانا چاہیے؟
3۔ ''مرا گلشن'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
4۔ شاعر نے اللہ تعالیٰ کو کاشفِ اسرارِ نہانی کیوں کہا ہے؟

SCERT TELANGANA

(ب) ذیل کے سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے۔

1۔ اس مناجات سے اپنے پسندیدہ بند کا خلاصہ لکھیے اور بتائیے کہ آپ کو وہ بند کیوں پسند ہے؟

2۔ شاعر خود کو شاخ سے ٹوٹا ہوا کیوں کہہ رہا ہے؟ اور اللہ سے کن چیزوں کو طلب کر رہا ہے؟

3۔ شاعر کو کن کن باتوں کا خوف ہے؟ اور اسکی وجہ کیا ہے؟

(ج) تخلیقی انداز میں لکھیے

1. اپنے الفاظ میں چند ''دعائیہ کلمات'' تحریر کیجیے اور دیواری رسالے پر چسپاں کیجیے۔

یا

''مسنون دعاؤں'' میں چند دعاؤں کا ترجمہ اپنی ڈائری میں لکھیے اور کمرہ جماعت میں سنائیے۔

(د) توصیفی انداز میں لکھیے

1. اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور انسانوں پر اس کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے ایک مضمون لکھیے۔

III زبان شناسی

لفظیات

(الف) ذیل کے جملے غور سے پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی منتخب کر کے قوسین میں لکھیے۔

1۔ فقیر اپنے ہاتھ میں کاسہ لیے بھیک مانگ رہا ہے۔ (   )

(الف) ڈنڈا (ب) کٹورا

2۔ یہ مکان کل سے خالی ہے۔ اس کے مکیں دلی چلے گئے۔ (   )

(الف) رہنے والے (ب) توڑنے والے

3۔ ماں اپنے بچے کی یاد میں رو رہی تھی اور اسکی آنکھوں سے اشک جاری تھے۔ (   )

(الف) پسینہ (ب) آنسو

4۔ نخلستان میں لالۂ صحرا کھلتے ہیں (   )

(الف) باغ میں پھول (ب) ریگستان میں پھول

5۔ ہم انسان صرف ظاہری باتوں کو جانتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کائنات کے سارے اسرارِ نہانی کی خبر رکھتا ہے۔ (   )

(الف) ظاہری باتیں (ب) پوشیدہ باتیں

SCERT TELANGANA

(ب) نظم میں مرکب اضافی کے پانچ الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔ جیسے حرفِ تمنا۔

قواعد

اس مناجات میں کئی ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو ایک دوسرے سے مناسبت رکھتے ہیں مثلاً اشک اور دامن، ایسے باہم مناسبت رکھنے والے چند الفاظ کو مناجات میں تلاش کر کے لکھئے۔

ایک ہی شعر میں دو باہم مناسبت رکھنے والے الفاظ کا استعمال صنعت مراعات النظیر کہلاتا ہے

مشق:۔ ذیل کے اشعار میں صنعت مراعات النظیر کی نشاندہی کیجیے

یہ اشک کہاں جائیں گے دامن مجھے دے دے
اے باد بہاری مرا گلشن مجھے دے دے

اے دل کے مکیں دیکھ یہ دل ٹوٹ نہ جائے
کاسہ میرے ہاتھوں سے کہیں چھوٹ نہ جائے

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
ساقی کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو

منصوبہ کام

1۔ جماعت اوّل سے نہم تک آپ نے جتنے حمدیہ کلام پڑھے ہیں ان تمام کو لکھ کر ایک کتابچہ کی شکل دیجیے۔

اے دیکھنے والے! اپنے رب کے کرم کو دیکھ۔
جو فرشتے شام کو تیرے گناہ اسکے پاس لے جاتے ہیں وہ صبح ان ہی کے ہاتھ تیرا رزق بھیجتا ہے۔

SCERT TELANGANA